ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۷ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھش | ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۷ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۲

مدینۃ المسیح

لاہور ۶ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج بذریعہ فون ۵ بجے شام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پیٹ کی تکلیف نزلہ اور زکام کیوجہ سے ناساز ہے۔ اور ناسازیٔ طبع کے باعث حضور خطبہ جمعہ نہ پڑھا سکے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۶ ماہ شہادت۔ آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر مقامی نے پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ کمزوری ہے۔ مگر خدا کے فضل سے عام حالت اچھی ہے۔ سر اور کانوں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بخار کیوجہ سے ناساز ہے آج صبح بخار ۱۰۱ درجہ تھا۔ لیکن شام کے وقت درجہ حرارت ۱۰۴ ہو گیا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت کے برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے مخلص خاندانوں کی وابستگی

(از ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذریت کی ترقی اور کثرت کے متعلق جو پیشگوئیاں فرمائیں۔ اور جو دعائیں کی ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز زیادہ سے زیادہ وضاحت کے ساتھ پوری ہو کر مخلصین کے لئے ازدیاد ایمان اور دنیا کے لئے رشد و ہدایت کا باعث بن رہی ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر جو باتیں آج سے بہت عرصہ قبل جاری ہوئیں۔ ان کو خدا تعالیٰ پورا فرما رہا ہے۔ اور ان حالات میں پورا فرما رہا ہے۔ جبکہ ساری دنیا نہ صرف یہ چاہتی تھی۔ اور اب بھی چاہتی ہے۔ کہ آپ کی ترقی رک جائے۔ اور آپ کی نسل ختم ہو جائے۔ بلکہ اس کے لئے انتہائی زور بھی لگاتی رہی اور اب بھی لگا رہی ہے۔ مگر قادر مطلق خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ناکام و نامراد ہوتی جا رہی ہے۔

ذرا غور تو فرمایئے نسل اور ذریت کی ترقی کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو کسی انسان کے حلقہ اختیار میں ہو۔ اور جو دنیوی اسباب اور ذرائع کی مرہون منت ہو۔ عام لوگوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا شہنشاہ بھی یہ جرأت نہیں رکھتا۔ کہ اپنے سازوسامان اپنے رعب و اقتدار اور اپنے اسباب و ذرائع کی بناء پر قبل از وقت دعوےٰ کر سکے۔ کہ اس کے ہاں ضرور اولاد پیدا ہو گی اور جب یہ کہنا بھی ممکن نہیں۔ تو اولاد کی آئندہ ترقی کے متعلق کچھ کہنا تو بہت دور کی بات ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کسی کے ہاں اولاد ہونا اور اس اولاد کا ترقی کرنا اور بڑھنا ایک ایسا معاملہ ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ اور ایک ایسا انسان جو خدا تعالیٰ کا مامور اور ملہم ہونے کا دعوےٰ رکھتا ہو بہت عرصہ قبل اپنے ہاں اولاد ہونے اور پھر اس اولاد کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ اور یہ اعلان مخالفت کرنے والوں کی شدید مخالفت کے باوجود پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ تو یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ اور بہت بڑا ثبوت اس کے صادق اور راستباز ہونے کا۔

اسی بناء پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل اور ذریت کا بڑھنا غور و فکر کرنے والوں کے لئے بطور آپ کی صداقت کے نشان کے پیش کرتے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے اس نشان کو حق و صداقت کے متلاشیوں کے لئے باعث رحمت قرار دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ یہ نشان اس رنگ میں بھی دنیا کے لئے موجب برکت و رحمت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت جس قدر بڑھیگی۔ اسی قدر دنیا میں زیادہ پھیلے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان برکات کو جو آپ کی ذریت کے لئے مخصوص ہیں دنیا میں پھیلائے گی۔ جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ سعید الفطرت روحیں آپ کو قبول کر کے احمدیت میں داخل ہو رہی ہیں۔ اور جوں جوں ان کا تعلق سلسلہ سے بڑھتا جا رہا ہے اور انہیں روحانی فیوض زیادہ سے زیادہ حاصل ہو رہے ہیں۔ ان کے قلوب تڑپ رہے ہیں۔ کہ کاش انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوتا۔ مگر جب انہیں یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا کام پورا کر کے اپنے خالق و مالک کے پاس جا چکے ہیں۔ تو پھر آپ کی ذریت کو دیکھنے کے لئے بیتاب رہتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے بیرونی ممالک کے مبلغین بتاتے ہیں کہ جہاں جہاں انہوں نے کام کیا۔ وہاں کے لوگ اپنے دلوں میں یہ بے حد خواہش رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت میں سے کسی کو دیکھنے کا انہیں موقعہ ملے۔

یہ خواہش کسی ایک ملک کے احمدیوں کی نہیں۔ بلکہ سب ممالک کے احمدیوں کی ہو سکتی ہے۔ اور اس کے پورا ہونے پر نہ صرف ان ممالک کے احمدی اپنے ایمانوں میں مزید ترقی کر کے جانی اور مالی قربانیوں میں بڑھتے چلے جائینگے۔ بلکہ دوسرے لوگ بھی احمدیت میں کثرت سے داخل ہونا شروع ہو جائینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کے برکات کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جو جماعت سے خاص طور پر تعلق رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس وجہ سے خدا تعالیٰ کئی ایک مخلص اور خوش بخت خاندانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک خاندان سے وابستہ کر کے دین و دنیا کا بہت بڑا انعام عطا فرما رہا ہے۔

اس سلسلہ میں تازہ مثال حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کی ہے۔ اس خاندان کو جو درجہ ہماری جماعت میں حاصل ہے۔ کسی اور خاندان کو نہیں۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوےٰ سے قبل کچھ عرصہ اس خاندان کے ہاں سکونت پذیر رہے۔ اور اس طرح اس خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کو نہایت ہی قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ کے بعد اس خاندان نے جس اخلاص کا ثبوت دیا۔ وہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ وہاں اس خاندان کو اس بات کا مستحق ٹھہراتا ہے کہ

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کا زیادہ سے زیادہ قرب اسے حاصل ہو۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ مبارک میں یہ شرف حاصل ہو گیا۔ اور وہ اس طرح کہ مکرم جناب سید عبد السلام صاحب برادرزادہ حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم ومغفور کی صاحبزادی سیدہ تنویر اسلام صاحبہ سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا نکاح کرنا منظور فرمایا۔ ہم اس تقریب پر پہلے بھی مبارکباد پیش کر چکے ہیں۔ اور اب پھر پیش کرتے ہیں۔ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم اول یعنی حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کے بطن سے ہیں۔ ان کی خدمت میں خاص طور پر مبارکباد عرض ہے۔

مکرم سید عبد السلام صاحب تو ایک عرصہ سے ولایت میں ہیں۔ ان کی بیگم محترمہ سیدہ فضیلت صاحبہ اپنے اخلاص اور دینی خدمات کی وجہ سے بہت بلند پایہ رکھتی ہیں۔ نہایت اچھی سلجھی ہوئی۔ اور دینی معلومات سے پُر تقریر کر سکتی ہیں۔ اور خواتین کے جلسوں میں کرتی رہتی ہیں۔ ان کو اور ان کے خاندان کو خدا تعالیٰ نے جو یہ خوشی دکھائی ہے۔ یہ بہت بڑی خوشی ہے۔ مگر اس کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑی ہیں۔ صمیم قلب سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو ادا کرنے کی اس خاندان کو توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے زیادہ سے زیادہ انعامات کا مورد بنائے۔

اکتیسواں ۳۱ یوم وقار عمل

قادیان ۷ شہادت آج احباب قادیان کا یوم وقار عمل تھا۔ نماز فجر سے قبل ہی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ سوا سات بجے تیز بارش شروع ہو گئی۔ کام کا وقت آٹھ بجے مقرر تھا۔ ٹھیک آٹھ بجے بارش کے دوران میں کام شروع کیا گیا۔ مختلف محلہ جات سے تھوڑے تھوڑے احباب پہنچ چکے تھے۔ کام جاری تھا۔ کہ صدر محترم نے ہدایت فرمائی کہ وقار عمل ملتوی کر دیا جائے۔ اس پر مختلف محلوں میں یہ اعلان کرا دیا گیا۔ کہ وقار عمل ملتوی کر دیا گیا ہے۔ تا آئندہ زیادہ کام کیا جا سکے۔

خاکسار ناصر احمد۔ مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

فضل عمر ہوسٹل کا ہفتہ واری جلسہ

قادیان ۶ اپریل کل بعد نماز عشاء فضل عمر ہوسٹل یونین کا اجلاس زیر صدارت عبد الحمید سعید صاحب حیدر آبادی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محمد اشرف صاحب نے "غیر مسلموں کی حالت اور ان کا اہم فرض" کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا کہ دنیا میں اسلام کے سوا کوئی مذہب باقی نہیں جو انسان کے لئے ہر پہلو سے مکمل ہو۔ پس غیر مسلموں کو چاہئے کہ وہ زندہ مذہب اسلام قبول کریں۔ اس کے بعد محمود احمد صاحب کوئٹی نے خاتم النبیین کے صحیح مفہوم پر تقریر کی۔ غلام احمد صاحب گجراتی نے مصلح موعود کی بعثت اور ہماری ذمہ داریاں پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ ہم کو تبلیغی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ غلام رسول خان صاحب نے جھوٹ کے خلاف تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ احمدی نوجوانوں کو چاہئے کہ اس کی جڑ کاٹ کر رکھ دیں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (سیکرٹری ہوسٹل یونین)

عزم بالجزم

کیا آپ نے عزم بالجزم کر لیا ہے؟ کہ تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کا چندہ ۱۵ اپریل تک مرکز میں داخل کر دینگے؟ کیونکہ یہ ادائیگی سلسلہ کے لئے بہت مفید اور آپ کے لئے بہت ثواب کا موجب ہے۔ یاد رہے۔ کہ ان چندوں کے ارسال کرتے وقت ساتھ اسم وار تفصیل ضروری ہے۔ تا احباب کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو سکیں۔

(برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) مستری گوہر الدین صاحب قادیان بیمار ہیں۔ (۲) کمال الدین صاحب مالاباری قادیان کی والدہ صاحبہ مالابار میں بیمار ہیں (۳) عبد الرحمٰن صاحب شمیم سیالکوٹی حال لاہور کی اہلیہ اور ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ ٹی بی عرصہ سے سخت بیمار ہیں (۴) چراغ الدین صاحب گوکھووال کا لڑکا محمد صدیق صاحب جبل پور میں بیمار ہے۔ (۵) محمد شفیع صاحب سکنہ بنگہ محاذ جنگ پر ہیں۔ (۶) چوہدری کریم بخش صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۲۱۸ گ ب لائل پور بعض مشکلات میں ہیں۔ (۷) فدا محمد صاحب حجانہ کراچی کے والد صاحب بیمار ہیں۔ (۸) چوہدری نتھو خان صاحب اودھے پور کٹھیا بیمار ہیں۔ (۹) رشید احمد صاحب اوکاڑہ کے دو لڑکے فیض احمد اور بشیر الدین محاذ جنگ پر ہیں۔ (۱۰) بشارت احمد صاحب امروہی کی ہمشیرہ بیمار ہیں۔ (۱۱) خان بہادر صاحب چک ۱۳۱ سرگودھا بیمار اور بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۲) صوفی بشیر احمد صاحب اور میجر شمیم احمد صاحب بسلسلہ جنگ محاذ پر ہیں۔ (۱۳) ماسٹر خدا بخش صاحب کانپور بیمار ہیں۔ (۱۴) صدیق احمد صاحب جبل پور بیمار ہیں (۱۵) محمد لطیف صاحب چغتائی دہلی کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں (۱۶) بقاء اللہ صاحب بھوپال بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۷) اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عثمان صاحب لکھنؤ بیمار ہیں (۱۸) محمود حسن صاحب بنی اسرائیل لاہور کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۹) سردار احمد صاحب سب پوسٹماسٹر بفہ ضلع ہزارہ بعض مشکلات میں ہیں۔ سب کیلئے دعا کی جائے۔ نیز مختلف امتحانوں میں شریک ہونے والوں کی کامیابی کے لئے۔

تصحیح ۲۷ مارچ کے اخبار میں کنجراں والا ضلع گورداسپور کی بجائے کنجاں والا اور اٹر پنڈی ضلع گورداسپور کی بجائے اٹر پنڈی شائع ہوا ہے۔ احباب درست فرما لیں۔ (ناظر اعلیٰ)

پتہ مطلوب ہے مرزا سراج دین صاحب احمدی کنسٹیبل ریلوے پولیس سی۔ آئی۔ ڈی جو پہلے کوٹ رادھا کشن میں متعین تھے۔ والد مرزا محمد اسلم بیگ جن کا مکان متصل مکان بابو عبد العزیز صاحب گورنمنٹ پنشنر (موسوم رشید منزل) محلہ دار العلوم قادیان ہے۔ کا ایڈریس اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو وہ نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

شکریہ پسرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ سیرالیون کے ۹ سال فریضہ تبلیغ کے بعد مراجعت دار الامان پر بہت سے احباب نے مجھے خوشی اور مبارکبادی کے خطوط لکھے ہیں۔ بعض احباب نے مبارکبادی کی تاریں بھی دی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ کریم اور اس کے موعود خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ فیوضہٗ کا عزیز پر فقیر اور خاندان فقیر پر یہ بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ کریم مزید موقعہ توفیق خدمت عزیز کو اور فقیر کو عطاء فرمائے۔ خاکسار فقیر علی۔

ولادت (۱) خاکسار کے بڑے بھائی افتخار رسول صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۱۲ امان ۱۳۲۴ھش کو فرزند عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابرار رسول نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو صالح زندگی عطا فرما کر خادم دین بنائے (انوار رسول ہوشیارپوری) (۲) برادرم سید محمد سعید سلیم صاحب محلہ دار البرکات کے ہاں ۲۴-۳-۴۵ کو فرزند تولد ہوا۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں (۳) برادرم مولوی عبد الرحمان صاحب مولوی فاضل مینیجر بک ڈپو تالیف واشاعت کے ہاں ۱۷ مارچ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ جس کا نام عبد السمیع رکھا۔ احباب عزیز کے خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (۴) مولوی فضل الٰہی خان صاحب تاجر چوب قادیان کے ہاں ۲۶ مارچ کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عنایت الٰہی نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود مسعود کی سعادت دارین کے لئے دعا فرمائیں (۵) ۱۴ مارچ ۱۹۴۵ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلا فرزند عطا فرمایا۔ الحمد للہ۔ حضرت اقدس و بزرگان سلسلہ سے مولود مسعود کے صاحب اقبال و دین و دنیا میں بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار سید صوفی عبد الرحیم لدھیانہ (۶) یکم مارچ کو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام نومولود کی صحت و عافیت کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ سید محمد میاں احمدی امروہہ ضلع مرادآباد

دعائے مغفرت (۱) میرے والد چوہدری حیات محمد صاحب بعمر اسی سال مورخہ ۲۶-۳-۴۵ کو فوت ہو گئے ہیں مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ احباب ان کی مغفرت کیلئے ... دعا کریں۔ ...

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

مکرم چودھری محمد احسان الٰہی صاحب کی پہلی تبلیغی رپورٹ

تبلیغی اور تربیتی کام کی وسعت کے پیش نظر بہت اور مجاہدین کی ضرورت

چودھری محمد احسان الٰہی صاحب کا سفر

مکرم چودھری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ نے جو حال ہی سیرالیون پہنچے ہیں۔ اپنی پہلی تبلیغی رپورٹ ارسال کی ہے۔ جس میں اپنے سفر کے مختصر حالات لکھے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ میں ۱۶ جون ۱۹۴۴ء کو قادیان سے روانہ ہو کر ۱۸ جون کو کراچی پہنچا۔ مگر وہاں جنگی مشکلات کی وجہ سے جہاز کیلئے ۲ ماہ انتظار کرنا پڑا آخر ۱۲ اگست کو جہاز ملا جس نے ۲۱ اگست کو بصرہ پہنچایا پھر یہ بذریعہ ریل بغداد اور وہاں سے بذریعہ لاری بیت المقدس پہنچا۔ اور یہاں سے ایک دن میں حیفا پہنچکر مکرم مولوی محمد شریف اور احباب جماعت سے ملا۔ یہاں مکرم مولوی صاحب اور جماعت نے نہایت حسن سلوک کیا۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۴۴ء کو یہاں سے روانہ ہوا۔ اور مصر وغیرہ سے ہوتا ہوا بذریعہ ہوائی جہاز کانو پہنچا۔ اور چند روز زاویہ میں ٹھہر کر بذریعہ ریل لیگوس میں مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ اور وہاں سے ۱۹ نومبر کو بخیریت فری ٹاؤن پہنچ گیا۔ جو میری منزل مقصود تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تبلیغی دورہ

جب میں یہاں پہنچا۔ تو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فری ٹاؤن میں نہ تھے۔ وہ ایک ہفتہ بعد آئے۔ ان کے آنے پر ہم دونوں نے بہت سے سرکاری افسروں۔ معروف شخصیتوں اور ایڈیٹروں وغیرہ سے ملاقاتیں کیں۔ مقامی اخبار میں مولوی صاحب نے میری آمد کے متعلق ایک نوٹ شائع کرایا اور ایک اشتہار بھی۔ فری ٹاؤن میں ایک ہفتہ کے قیام کے بعد مولوی صاحب مکرم مجھے ساتھ لے کر روکھوپر گئے۔ مقامی سکول میں موسمی تعطیلات ہونے والی تھیں۔ اس لئے وہاں الوداعی جلسہ کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کے علاوہ میں نے بھی تقریر کی۔ جلسہ کی صدارت ایک یورپین افسر نے کی۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ یہاں سکول کے فرنیچر وغیرہ کی درستی کی۔ رجسٹر وغیرہ چیک کئے۔ اور ٹیچر کو بعض تعلیمی امور سمجھائے۔ یہاں چھ سات روز سخت مصروفیت رہی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات آدھی آدھی رات تک کام کرنا پڑتا۔

ایک خوفناک حادثہ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت

روکھوپر سے فارغ ہو کر ہمارے یہ دونوں مجاہد پورٹ لوکو پہنچے۔ اور مقامی چیف کو تبلیغ کی۔ اس نے بعض کتب خریدیں۔ شہر میں پھر کر بھی خوب تبلیغ کی گئی۔ پورٹ لوکو سے بذریعہ کشتی فری ٹاؤن رات کے بارہ بجے پہنچے۔ اور کشتی میں ہی صبح تک ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ اتنے میں ایک خوفناک حادثہ پیش آیا۔ جس کے بد اثرات سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان مجاہدین کو محفوظ رکھا۔ جس کشتی میں یہ سوار تھے۔ اس کے قریب کی ایک کشتی میں اچانک آگ لگ گئی۔ اور خطرہ تھا۔ کہ ان کی کشتی تک بھی پہنچ جائے گی۔ مگر اس کا ملاح اسے کھلے سمندر میں لے گیا۔ جلتی ہوئی کشتی بھی پیچھے پیچھے سمندر میں پھر رہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور وہ ان کی کشتی تک نہ پہنچ سکی۔

مختلف انواع کی مصروفیت

چودھری صاحب لکھتے ہیں:۔ چونکہ ان علاقوں میں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑھ گئی ہے۔ اس لئے کام بہت زیادہ ہونے کے علاوہ مختلف نوعیت کا ہے۔ چودھری صاحب نے فری ٹاؤن دوبارہ پہنچ کر بعض مقدمات کے سلسلہ میں کام کیا۔ افسران تعلیم سے ملاقات کی اور تین چار روز کے بعد مگبورکا روانہ ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کام کس طرح دُور دراز مقامات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور معدودے چند مبلغین کو کس طرح مسلسل دوڑ دھوپ کرنی۔ اور ایک جگہ سے فارغ ہو کر معاً دوسری جگہ پہنچنا پڑتا ہے مگر یہ مخلص مجاہدین اپنے آرام کی پرواہ کئے بغیر ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ سفر کے دوران میں بھی تبلیغ کرتے رہتے ہیں:۔

مگبورکا میں بعض انتظامی امور طے کرنے کے بعد یہ دونوں لنٹوٹو کا پہنچے۔ اور مقامی جماعت کی تربیت کا کام کیا۔ یہاں سے ایک بہت بڑے گاؤں میں گئے۔ جہاں احمدی تو صرف ایک دو ہیں۔ مگر عیسائیوں کا بڑا مرکز ہے۔ یہاں پہنچکر مقامی چیف سے ملے۔ اور اس کے ہال میں لیکچر دینے کی اجازت حاصل کی۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے یہاں تقریر کی۔ عیسائیوں نے مجمع کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ مجمع کافی تھا۔ جس پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اگلے روز یہاں انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔

بو میں مسجد کی تعمیر

اس علاقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے بڑا مرکز بو ہے۔ یہاں احمدیہ مسجد کی بنیادیں رکھنے کے لئے دونوں مبلغ مگبورکا سے بو پہنچے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے لکڑی اور لوہے کا سامان مہیا کرنے کی غرض سے پاؤں ماؤں میں ایک بہت بڑا مکان خریدا گیا تھا۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے چودھری صاحب کو وہاں بھیجا۔ کہ اس مکان کو مسمار کرا کر سامان بو لے آئیں۔ اندازہ یہ تھا کہ پچاس آدمی تین روز میں اسے گرا سکیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے ان کمزور۔ ناتوان اور غریب بندوں کو جس رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ کام جسے اتنا بڑا سمجھا جاتا تھا۔ اسے پندرہ بیس احمدیوں نے ایک ہی دن میں ختم کر دیا۔ اور اس کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ سامان بو پہنچ گیا۔

بعض متفرق امور کی سرانجام دہی

کام کی زیادتی کے ساتھ دائرہ عمل کی وسعت کا یہ حال ہے۔ کہ ہمارے مبلغین کو اپنی توجہ کئی جہات کی طرف مبذول کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ مکان کے انہدام اور سامان عمارت روانہ کرنے کے بعد مکرم چودھری محمد احسان الٰہی صاحب کو پاؤں ماؤں کی مشن کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ اور بعض انتظامی نقائص کو دُور کیا۔ عمارت اور فرنیچر کو درست کیا۔ اور اس کے ساتھ صبح و شام تربیتی درس بھی دیتے رہے۔

مولوی محمد صدیق صاحب اس دوران میں زیادہ تر مسجد بو کی تعمیر میں مصروف رہے۔ بو سے یہ دونوں مجاہد باڈو کی جماعت میں گئے۔ وہاں بھی تربیتی کام کیا۔ احمدیہ سکول کے لئے لڑکے فراہم کرنے کی کوشش کی۔ ایک ٹیچر کا بھی انتظام کیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر مانو لا گئے۔ اور یہاں تعمیر مسجد کے سوال پر احباب جماعت سے مشورہ کیا۔ یہاں کا مقامی چیف سخت مخالف ہے۔ اور تعمیر مسجد کی اجازت نہیں دیتا۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے چیف کو جماعت کی طرف سے ایک طویل خط لکھا۔ مگر وہ تاحال رضامند نہیں ہوا یہاں سے پھر واپس بو آئے۔ راستہ میں بھی زبانی تبلیغ کے علاوہ لٹریچر کی تقسیم اور فروخت کا سلسلہ جاری رکھا۔

دو ایمان افزا نشانات

چودھری صاحب نے لکھا ہے۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں دو ایمان افزا نشانات خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ظاہر ہوئے پہلا یہ کہ پاؤں ماؤں سکول کے ایک ٹیچر نے کوئی شرارت کی۔ اس کا معاملہ پولیس میں دیا گیا۔ اور وہ سزایاب ہو گیا۔ سزا کاٹنے کے بعد وہ پھر آیا۔ اور الحاج مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی محمد صدیق صاحب سے معافی مانگی۔ اُسے معاف کر کے پھر ملازمت میں لے لیا گیا۔ مگر اس نے پھر وہی شرارت کی۔ پھر پولیس میں رپورٹ کی گئی۔ مگر اب کے اس نے مخالفین کے ہاں جا کر پناہ لی انہوں نے اس کی امداد کا بیڑہ اٹھایا۔ اسے کافی مالی امداد دی۔ اور اس کے لئے ایک بیرسٹر کی خدمات حاصل کیں۔ ادھر ہمارے پاس کوئی شہادت

نہ تھی۔ اور مقدمہ کی ناکامی کی صورت میں جماعت کے وقار کو سخت صدمہ پہنچتا۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہے۔ آخر جب وہ عدالت میں پیش ہوا۔ تو اس پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اس نے خود بخود اعتراف جرم کر لیا۔ اور گڑگڑا کر معافی کا خواستگار ہوا۔ اور عدالت نے اسے سزا دیدی۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا۔ کہ مانوا میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی تھی۔ وہاں کے چیف نے اس کی سخت مخالفت کی۔ حتیٰ کہ اس کی کورٹ میں غیر احمدی اماموں نے احمدی امام کو زدوکوب کیا۔ اور اس نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ بعض احمدیوں کو قید کر دیا گیا۔ اور ۲۵ پونڈ جرمانہ بھی کیا۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے مقامی مبلغ ابراہیم ذکی صاحب کو وہاں بھیجا۔ مگر ظالم چیف نے انہیں وہاں شب باشی کی بھی اجازت نہ دی۔ اور گاؤں سے نکال دیا۔ انہوں نے رات دریا کے کنارے ایک درخت کے نیچے بسر کی۔ مولوی محمد صدیق صاحب نے ڈسٹرکٹ کمشنر کو شکایت کی۔ چیف نے بہت سی جھوٹی شہادتیں مہیا کر لیں۔ اور اس کے وزیر نے کورٹ میں برملا کہا۔ کہ جب تک وہ زندہ ہے۔ اس کے علاقہ میں احمدیت قدم نہیں رکھ سکتی۔ ڈسٹرکٹ کمشنر نے پہلے تو انہیں نرمی سے سمجھایا مگر وزیر اپنی بات پر اڑا رہا۔ آخر ڈسٹرکٹ کمشنر نے اسے سخت ڈانٹ دی اور کورٹ سے باہر نکال دیا۔ احمدیوں کو سب سزاؤں سے بری کر دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ اگر آئندہ احمدیوں کو تنگ کیا گیا۔ تو وہ سخت ایکشن لیگا۔

تعلیم یافتہ نوجوانوں کی اشد ضرورت

چودھری صاحب نے لکھا ہے۔ کہ سیرالیون میں اسوقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات احمدیہ سکول جاری ہیں۔ اور کئی مقامات سے سکول کھولنے کے لئے درخواستیں آرہی ہیں۔ مگر ہمارے پاس چونکہ استاد نہیں۔ اس لئے کھول نہیں سکتے حالانکہ یہاں سکولوں کا اجراء احمدیت کی تبلیغ و استحکام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر فی الحال پندرہ بیس نوجوان اس کام کے لئے اپنی خدمات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کریں۔ تو یہاں تبلیغ کا کام بہت وسیع اور بہت آسان ہو سکتا ہے۔ احمدی نوجوانوں کو اپنے ان مجاہد بھائیوں کی تقلید کرتے ہوئے۔ جو اس ملک میں اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں اپنے آپکو اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے پیش کرنا چاہئیے۔

جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی تڑپ

قادیان میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ جس کا انعقاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں شروع ہوا۔ امسال ۲۵ ویں مجلس مشاورت جو ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوئی۔ اس کے آخری دن کی یاد تاریخ احمدیت و اسلام میں سنہری حروف سے لکھی جائیگی کیونکہ ایک چمکتا ہوا نشان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت کا ثبوت اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ ظاہر ہوا۔ اور مومنین کے لئے کئی گنا ازدیاد ایمان کا موجب اخلاص و محبت و جوش اسلامی کے اظہار کا باعث اور دشمنوں کو انگشت بدندان کر کے دریائے حیرت میں غرق کر دینے کا ذریعہ بنا۔

نشان کی تفصیل آپ ۳ اپریل کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مجھے اس وقت کے ایمان افزا نظارہ کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

اللہ اللہ! وہ سماں کیسا پر کیف تھا۔ ایسا پرکیف کہ ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا کے مالداروں کے مقابلہ میں کچھ حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ ایک غریب ترین جماعت ہے۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے صرف منشا کو معلوم کر کے اس کے صرف پانچ چھ سو افراد خرچ کے اندازہ ۲ لاکھ روپے سے بھی زائد ایک گھنٹہ میں جمع کر دیتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے دلوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح دین کے لئے قربانی کرنے کا جوش ہے۔ وہ اچھی طرح اس بات کو سمجھ چکے ہیں کہ دنیا کے کاموں میں روپیہ لگانے میں تو کسی نقصان کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ مگر خدا کی راہ میں ایک پیسہ بھی جو خرچ کیا جائے وہ سراسر اپنے ساتھ فوائد لاتا ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ وہ خدا کے راستہ میں خرچ کرنے سے کبھی ہچکچاتے نہیں کیونکہ خدا کے ساتھ تجارت کا وہ بارہا تجربہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ فرمان خداوندی اِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کس شان سے ان کے حق میں پورا ہوتا ہے۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ مال و دولت ہماری اپنی ملک نہیں۔ خدا کی عطا اور دین ہے۔ دراصل اُس نے ہمیں اپنی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہی دیا ہے۔ ہمارا اس میں سے اپنی ذات پر خرچ کرنا تو اتنی ہی حقیقت رکھتا ہے۔ کہ ہم خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے طاقت و قوت لایموت حاصل کرتے رہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جب ہم خدا کی راہ میں اس کا اسطرح شکر ادا کرتے ہوئے خرچ کریں گے۔ کہ تو نے ہی ہمیں دیا ہے۔ اور ہم اس بخشش اور دین کے شکرانہ کے طور پر تیرے راستہ میں خرچ کرتے ہیں تو خدا ان کو اور زیادہ دیگا۔ اور ان کا رزاق خدا اُن سے خوش ہوگا۔ کہ میرے بندوں نے میرے اموال دینے کی حقیقت کو سمجھ لیا ہے۔ تب خدا اور زیادہ عطا کرتا ہے۔ پھر وہ بندہ اسی وسعت سے خدا کی راہ میں اور زیادہ خرچ کرتا ہے۔ ادھر خدا ان شکرتم کے قانون کے مطابق اسے اور زیادہ مال و دولت عطا کرتا ہے۔ گویا وہ یہ جانتے ہیں کہ انہیں تجارت میں نفع حاصل کرنے کا بہترین گُر اور قیمتی اصل ہاتھ آگیا ہے کہ دنیاوی تجارتوں میں روپیہ لگانے کی نسبت سب سے بہتر تجارت اور اصل زر سے کئی گنا زیادہ نفع لانے والی تجارت یہی ہے۔ کہ ہم خدا کی راہ میں خرچ کریں۔ پس یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک غریب جماعت ہوتے ہوئے خدا کے فضل سے اتنی ہمت رکھتی ہے۔ کہ دل کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ زندہ نشان ہے۔ احمدیت کی صداقت کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کا۔

مومنین جماعت احمدیہ نے اپنے اموال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے۔ کیا اس سے اُن کے دل تنگ اور غمگین ہوئے کہ ہم سے یہ روپیہ چلا گیا۔ نہیں بلکہ ان کے تزکیہ نفس کا باعث بنا۔ وہ خوش ہوتے۔ ان کے دل خدا کی طرف اڑے۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے اور اس کی محبت و رضا اور فضلوں کو جذب کرنے کے لئے مزید صیقل ہو گئے۔ ہر وہ شخص جس نے اس میں حصہ لیا۔ اس کا دل خوشی سے معمور ہے۔ اور وہ فرطِ انبساط سے پھولا نہیں سماتا۔ کہ خدا نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی اس کو طاقت دی۔ اور وہ اخلاص میں اور بڑھا۔

آج سے گیارہ سال قبل ۱۹۳۴ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو دیگر مطالبات میں سے اشاعت اسلام کی خاطر ایک مطالبہ مالی بھی تھا۔ جو ۲۷۰۰۰ روپیہ کا تھا۔ اور یہ مطالبہ اس وقت کے حالات کے ماتحت حضور بڑا مطالبہ خیال فرماتے تھے۔ مگر خدا کے فضل سے جماعت نے مطالبہ سے بہت زیادہ روپیہ ایک سال کے معین وقت کے اندر دیدیا۔ اور پچھلے سال حضور نے دیگر زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کے لئے تحریک فرمائی۔ تو جماعت نے مطالبہ سے بہت زیادہ روپیہ اپنے امام کے حضور پیش کر دیا۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ مسجد مبارک کی توسیع کا سوال پیش ہوا۔ تو مغرب کی نماز سے عشاء کی نماز تک مسجد مبارک میں ہی پندرہ ہزار سے اوپر روپیہ اس کے اخراجات کے لئے مومنین نے اپنے محبوب امام کے حضور حاضر کر دیا۔ یہ اقل ترین عرصہ میں اس رنگ میں روپیہ جمع ہونیکی غالباً پہلی مثال تھی۔ اور اب اس تحریک کے لئے تو ایک گھنٹہ ۱۰ منٹ کے اندر قریباً سوا دو لاکھ روپیہ جماعت کے چند سو افراد نے حضور کے پیش کر دیا۔ اور پہلا ریکارڈ توڑ دکھایا۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت کس بلند مقام قربانی پر پہنچ رہی ہے۔

اے پیارے مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت تجھے مبارک ہو کہ تیرا ہر قدم بفضلہ تعالیٰ قربانی و اخلاص و ترقی میں بڑھ رہا ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔ ہر وہ شخص جس نے اس میں حصہ لیا۔ یقیناً اس کا دل آئندہ اس سے بھی بڑھ کر حصہ لینے کے قابل ہو گیا۔ اس کا دل آئندہ قربانیوں کے وقت اس معیار پر قدم رکھنا نہیں چاہیگا۔ بلکہ اس کا اخلاص اپنے آپ کو اس سے بھی بلند معیار پر دیکھنا پسند کریگا۔ جب یہ خیالات یہ جذبہ ترقی کر رہا ہے۔ تو یقین جانو کہ وہ وقت آگیا۔ جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمایا ہے۔ کہ ؎

طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں!
اس میرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانیکے دن

(از درثمین)

خاکسار رشید احمد چغتائی واقف زندگی

تعلیم الاسلام کالج

ہمیں تمام اُن نوجوانانِ احمدیت کے پتے مطلوب ہیں جو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی صوبہ کسی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہوں امید ہے کہ نوجوان جلد از جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام اور پتوں سے آگاہ کریں گے۔ قادیان سے شریک ہونیوالے طلبا اس مخاطب نہیں ہیں۔ مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام کے صحابۂ کرام اور ابدالِ احمدیت توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کے لئے ارادہ کیا ہے۔ کہ بفضلہ وبعونہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کے سوانح مرتب کرکے متعدد جلدوں میں "اصحابِ احمدؑ" کے نام سے شائع کریں۔ لہٰذا جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ السلام کے تمام صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ انکسار کو قومی وملی ضرورت پر قربان کرتے ہوئے جلد از جلد اپنی زندگی کے سوانح حسب استفسارات محولہ ذیل تحریر فرماکر ہمیں ارسال فرمائیں۔

جماعت میں بے شمار ایسے احباب ہیں۔ جن کی زندگی میں احمدیت نے ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پاک جماعت میں شامل ہو کر ان میں پاک تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ ایسے بزرگوں کے کوائف "ابدال احمدیت" کے عنوان سے انشاء اللہ تعالیٰ شائع کئے جائیں گے۔ تمام ایسے بزرگ اپنے کوائف وسوانح جلد تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔ شاید کہ جو چیز آپ کو حقیر معلوم ہو۔ وہ احمدیت کی فتح کا نمایاں نشان ہو۔

صحابہ کرام مندرجہ ذیل استفسارات کے جواب کی صورت میں اپنے جواب اور کوائف تحریر فرمائیں:-

(۱) اسم گرامی معہ ولدیت و قومیت؟
(۲) مقام و تاریخ پیدائش؟
(۳) تعلیم اور مختصر خاندانی تذکرہ؟
(۴) احمدیت قبول کرنے کے ذرائع؟
(۵) حضرت اقدس علیہ السلام کی اولیں ملاقات کب اور کیونکر ہوئی؟
(۶) تاریخ و مقام بیعت؟
(۷) حضرت اقدس علیہ السلام کو کیا مانا؟
(۸) قبول حق کی وجہ سے پیش آمدہ مصائب وتکالیف کا تذکرہ؟
(۹) حضور علیہ السلام کی صحبت کتنا عرصہ میسر آئی؟
(۱۰) مختصر روایات؟
(۱۱) تبلیغی مہمات کا مختصر تذکرہ؟
(۱۲) اپنوں اور غیروں سے سلوک اور عام خلق اللہ کی خدمات؟
(۱۳) سلسلہ کی مقامی ومرکزی خدمات؟
(۱۴) تصنیفات کی صورت میں فہرست مصنفات اور مضامین اگر سلسلہ کے اخبارات میں لکھے ہوں۔ تو حتی الامکان ان کا مختصر تذکرہ معہ حوالہ اخبار وغیرہ؟
(۱۵) ازدواج و اولاد۔

(۱) اس اعلان میں صحابیات مسیح موعود علیہ السلام بھی مخاطب ہیں۔ (۲) صحابہ کرام کے تمام مراسلات کے ملخص ہم اپنے لفظوں میں مرتب کرکے انشاء اللہ شائع کریں گے۔ اس لئے جوابات قلم برداشتہ جلد از جلد تحریر فرماکر ارسال فرمائے جائیں۔ (۳) صحابہ کرام اپنے فوٹو بھی ارسال فرمائیں۔ مراسلات میرے نام ارسال فرمائے جائیں۔ خاکسار (پیر) صلاح الدین ایم-اے-سی ملتان

تحریک جدید کا مطالبہ ——— وقف رخصت

"سرکاری ملازمین جن کی تین ماہ کی رخصتیں جمع پڑی ہوں۔ یا قریب کے زمانہ میں جمع ہونے والی ہوں۔ اور وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے ان رخصتوں کو وقف کر دیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ ایک سال کے لئے ایک ہزار سرکاری ملازمین میں سے کام کرنے والے سو مبلغ مل گئے۔ ایسے اصحاب تین تین ماہ کی چھٹیاں لے لیں۔ اور ان چھٹیوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ پھر ہم انہیں جہاں چاہیں۔ تبلیغ کے لئے بھیج دیں۔ اگر چار سو ایسے اصحاب اپنے آپ کو پیش کر دیں۔ تو ایک سو مبلغ ایک وقت میں سال بھر کام کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح تبلیغ کے لئے اچھی خاصی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔" اس ارشاد کے ماتحت حضور کا یہ منشا ہے۔ کہ ایسے واقفین ایام کو ایسی جگہوں پر بھیجا جائے۔ جہاں احمدی جماعتیں نہیں ہیں۔ اور وہ وہاں دن رات تبلیغ کریں۔ تو پھر "ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں نئی جماعت قائم نہ ہو جائے۔" یعنی اس طریق پر تین ماہ میں ایک سو نئی جماعتیں قائم ہو سکتی ہیں۔ اور سال بھر میں چار سو نئی جماعتیں۔

"سرکاری ملازمین تین تین ماہ کی چھٹیاں لیکر اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ ان کو وہاں بھیج دیا جائے۔ جہاں ان کی ملازمت کا واسطہ اور تعلق نہ ہو۔" ہم اپنے آقا کی ہر آواز کو سنتے ہیں۔ اور اس پر

تحریک جدید کا مطالبہ ——— وقف زندگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے افتتاح پر صرف تین سال کے لئے وقف زندگی کی تحریک فرمائی تھی۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں احمدی نوجوانوں نے اپنے آپ کو اس سعادت کے لئے پیش کیا۔ جس پر حضور نے فرمایا۔ کہ "اس قسم کی مثال کسی ایسی قوم میں بھی جو جماعت احمدیہ سے سینکڑوں گنے زیادہ ہو۔ ملنی محال ہے۔" یقیناً قابل صد رشک ہیں۔ وہ نوجوان جنہوں نے اس مثال کو قائم کرنے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن اس رشک کو عملی طور پر مفید بنانے کے مواقع اب بھی باقی ہیں۔ تین سال کے عرصہ کے گذرنے کے بعد حضور نے غیر محدود وقت کیلئے وقف زندگی کی تحریک فرمائی تو پہلے سے کہیں بڑھ کر نوجوانوں نے اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اور یہ تحریک چونکہ ہر وقت قائم ہے۔ اس لئے سلسلہ کی خدمت کے اس میدان میں اترنے کے لئے اب ہر اس احمدی نوجوان کے لئے موقع ہے۔ جو اس سعادت کو حاصل کرنے کا خواہشمند ہو۔ اور غالباً ایک عرصہ تک یہ مواقع منقطع نہ ہوں۔ لیکن سبقت فی الخیرات خدا تعالیٰ کی جن برکات کو جذب کر سکتی ہے۔ تاخر ان مخصوص برکات سے بہر حال محروم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے اکثر کو اس سعادت کے حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اس سعادت کی صف اول میں شامل فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

احمدیہ جماعتوں کیلئے نہایت ضروری اعلان

مدرسہ احمدیہ میں مڈل پاس طلباء کے داخلہ کی تحریک کے لئے مکرم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی پروفیسر جامعہ احمدیہ و مکرم مولوی عبد الاحد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ (وفد ۱) مکرم حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ و مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مدرس مدرسہ احمدیہ (وفد ۲) اور مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ (وفد ۳) کو نظارت کی طرف سے حسب ذیل جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ جماعتیں ان سے پورے طور پر تعاون فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

وفد ۱:- (۱) جہلم۔ (۲) گوجر خاں (۳) راولپنڈی (۴) مردان (۵) چارسدہ (۶) ٹوپی (۷) پشاور (۸) شیخ محمدی۔ (۹) بازید خیل۔

وفد ۲:- (۱) شہر سیالکوٹ (۲) ڈسکہ (۳) گوجرانوالہ (۴) گجرات (۵) شیخ پور (۶) شادی وال (۷) کھاریاں (۸) چک سکندر (۹) سرگودھا۔ مضافات چک ۳۳، ۸۲، ۸۶ (۱۰) لائلپور و مضافات (۱۱) کھیوہ والی۔ (۱۲) چک ۵۶۵ لائلپور (۱۳) آنبہ ضلع شیخوپورہ

وفد ۳:- (۱) جالندھر (۲) کپور تھلہ۔ (۳) کریام (۴) سڑوعہ (۵) لدھیانہ (۶) پٹیالہ۔ سنور۔ (۷) سامانہ۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

تحریک وقف ایام میں شریک ہونے والے السابقون الاولون

(۳۵) پیر بخش صاحب آگرہ۔
(۳۶) خواجہ محمد یوسف صاحب راولپنڈی۔
(۳۷) نصیر الدین احمد صاحب وکیل بیگو سرائے۔
(۳۸) عبد الرحمن صاحب قادیان
(۳۹) رشید احمد صاحب ایم-اے-ایل-ایل-بی بہاولنگر
(۴۰) عبد الرشید صاحب ارشد علی گڑھ۔
(۴۱) سید سلطان محمود صاحب بی-ایس-سی- لاہور
(۴۲) عبد الغفار صاحب شاکر کانپور
(۴۳) بشیر الدین صاحب اکبر پور۔
(۴۴) محمد شفیع صاحب اکبر پور (۴۵) مرزا غلام نبی صاحب شیخوپورہ (۴۶) ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب شیخوپورہ
(۴۷) شیخ مولا بخش صاحب شیخوپورہ (۴۸) شیخ محمد حسین صاحب شیخوپورہ
(۴۹) منشی احمد علی صاحب " (۵۰) میاں محمد اسمٰعیل "
(۵۱) مرزا جان عالم صاحب وکیل شیخوپورہ
(۵۲) چودھری مقبول عالم صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر شیخوپورہ
(۵۳) میاں مستری جلال الدین صاحب شیخوپورہ
(۵۴) میاں معراج الدین صاحب شیخوپورہ
(۵۵) مستری میاں برکت علی صاحب شیخوپورہ

ہم لبیک کہنے کا انتہائی جذبہ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے آقا سے مخلصانہ عقیدت مندی کے عملی اظہار کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے۔ اور وہ ان مطالبات کے اولین مخاطب ہیں۔ (خاکسار ملک عطاء الرحمن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۶۳) مرزا عبد الحق صاحب امیر گورداسپور (۶۴) بابو علم الدین صاحب گورداسپور (۶۵) چودھری فضل احمد صاحب گورداسپور (۶۶) بابو غلام محی الدین صاحب گورداسپور۔ (۶۷) بابو محمد شریف صاحب گورداسپور (۶۸) بابو محمد اسمٰعیل

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۰۴ منکہ زینب زوجہ ملک فتح محمد احمد اکونٹنٹ ایم این سنڈیکیٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۹ء ساکن محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے (۱) ایک جوڑی کانٹے قیمت اندازاً ۔/۶۰ روپے (۲) ایک انگوٹھی طلائی ۔/۱۵ (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۱۰۰ (۴) قرضہ بذمہ خاوند ۔/۲۵ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا کہ وہ میری وصیت کے مطابق وصول کرلے

العبد :۔ زینب بقلم خود اہلیہ ملک فتح محمد احمد

گواہ شد :۔ فتح محمد احمد اکاؤنٹنٹ ایم این سنڈیکیٹ

گواہ شد ملک شیر بہادر خان گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالبرکات

نمبر ۸۲۶۰ منکہ ہاجرہ بیگم زوجہ مولوی عبدالرحمن صاحب منیجر بکڈپو قوم افغان عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر پانصد روپیہ جو بذمہ میرے خاوند مولوی عبدالرحمن صاحب منیجر بکڈپو ہے۔ سفید زمین سوا آٹھ مرلہ واقعہ محلہ دارالرحمت جس کی موجودہ قیمت ۔/۸۰۰ روپے ہے۔ ایک مکان خام جو ہوتی (مردان) میں ہے۔ اور یہ مجھے بطور ورثہ ملا ہے۔ اس کی قیمت ۔/۷۰۰ روپے ہے زیور ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشہ۔ کانٹے طلائی وزنی چھ ماشہ اور کچھ زیور چاندی کا بھی ہے۔ جس کی موجودہ قیمت یکصد روپیہ ہے۔ کل دو ہزار یکصد روپیہ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ جو جائیداد ثابت ہو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک ہوگی۔ الامۃ :۔ ہاجرہ بیگم بقلم خود قادیان۔ گواہ شد :۔ عبدالرحمن خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ سید غلام غوث پنشنر قادیان۔

نمبر ۸۲۴۶ منکہ محمد عمر سہگل ولد میاں اللہ بخش صاحب سہگل قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری خالص مملوکہ و مقبوضہ کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ قادیان دارالامان محلہ دارالانوار میں حال ہی میں چار کنال کچی اراضی خریدی ہے مگر وہ بھی اس روپے سے خریدی گئی ہے جو بذریعہ تجارت جس میں میرے ساتھ اور دو بھائی بھی شریک کار ہیں ہمیں حاصل ہوا ہے۔ تاہم میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ جیسا کہ مذکور ہوا میرا گزارہ تجارتی کاروبار پر ہے۔ لیکن اس کی آمد معین نہیں ہے۔ بلکہ کبھی کم کبھی زیادہ آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری ہر قسم کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم کے ساتھ میری اس ناچیز اور حقیر پیشکش کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین العبد :۔ محمد عمر سہگل احمدی بقلم خود۔ ۳۱/۱۰۲ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ۔

گواہ شد :۔ محمد سلیم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل کلکتہ۔

گواہ شد :۔ محمد بشیر سہگل بقلم خود

اعلان نکاح

۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء بروز جمعۃ المبارک مسجد نور میں میرے لڑکے عزیزم میاں محمود احمد کا نکاح امۃ الغنی صاحبہ بنت میاں عبدالغنی صاحب قریشی فورمین کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ سلسلہ احمدیہ اور جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار (میاں) عبدالرشید ریٹائرڈ چیف ڈرافٹسمین امرتسر

ضرورت رشتہ

دو لکھی پڑھی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴-۱۶ برس ہے اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہیں دو اچھے رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں۔ اور پٹھان یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر نثار احمد ۶ ماڈرن آئی ویر۔ انڈر مرینہ ہوٹل نئی دہلی

عین برما کے اندر

۱۹۴۴ء کی گرمیوں میں ہمارے بہادر جوان سرحد پر کھڑے ہوئے دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے مگر جب سے اب تک یہ جاپانیوں کو دھکیلتے ہوئے کہیں آگے بڑھ چکے ہیں۔ ہندوستانی فوج اپنے دوسرے اتحادی ساتھیوں کے دوش بدوش لگاتار دھاوے مارتی ہوئی جاپانی قلعہ بندیوں کو روندتی چلی گئی۔ اور وسطی و مغربی برما میں دشمن کے زبردست دفاعی استحکامات کو تاراج اور برباد کر دیا۔ برما کا ۸۰ ہزار مربع میل سے زیادہ علاقہ یعنی ایک تہائی ملک آزاد کرایا جا چکا۔ دشمن کو ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں کا نقصان اٹھانا پڑا اور اُسے اراوادی کے میدانوں کی طرف مار بھگایا گیا۔

اس فتح کے لئے ہمارے بہادر جوانوں کو کیسی زبردست جدوجہد کرنی پڑی ہوگی۔ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کے جانباز سپاہی گھنے پہاڑی جنگلات اور سخت ترین موسمی حالات میں، جن کا تصور بھی مشکل ہے، بے جھجک آگے بڑھتے رہے اور آخر انہوں نے اُس دشمن کو پیچھے دھکیل دیا جس کا ہماری سرحد کے قریب رہنا ہمارے امن و امان کے لئے مستقل خطرے کا باعث ہوتا۔ تاہم جب تک دشمن پر مکمل اور آخری فتح حاصل نہ ہو جائے، ہندوستان کو جاپانی غاصبوں کے خطرے سے بالکل محفوظ نہیں سمجھا جا سکتا۔ آئیے جنگی کوششوں میں پورا زور لگا دیں!

مشین گن چلانے والے جوان دشمن کی گھات میں بیٹھے ہیں۔

ہمارا ایک ٹینک دشمن کے مورچوں پر گولہ باری کر رہا ہے۔ اور سکھ جوان حملے کے لئے تُلے کھڑے ہیں۔

بڑھے چلو! فتح قریب ہے

AA102

حکومت ہند کے محکمہ اطلاعات و نشریات نے شائع کیا

ماسکو ۶ر اپریل۔ سوویٹ گورنمنٹ نے جاپان کے ساتھ غیر جانبداری کا سمجھوتہ ختم کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ اس فیصلہ کو اتحادی ممالک نے بہت سراہا ہے۔ جاپان میں سخت سیاسی الجھنیں پیدا ہورہی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جنرل کیوسو کی وزارت کو مستعفی ہونا پڑا۔ اب اس کی جگہ ۷۷ سالہ بوڑھے ایڈمیرل کنزوکی کو وزیر اعظم بنایا گیا ہے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ اتحادی فوجیں بریمن کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ جو جرمنی کی اہم ترین دریائی بندرگاہ ہے۔ مارشل منٹگمری کے دستوں نے اوسنا برگ اور بریمن کا درمیانی آدھا فاصلہ ایک ہی دن میں طے کرلیا۔ آخری خبر یہ تھی۔ کہ وہ بریمن سے ۳۸ میل دور ہیں۔ منڈن کے شمال میں امریکن فوج ۱۵ میل لمبے مورچہ پر دیزے کے کنارے صفیں باندھے کھڑی ہے۔ یہاں دوسری امریکن فوج نویں امریکن فوج سے آملی ہے۔ غیر سرکاری خبروں میں کہا گیا ہے۔ کہ نویں امریکن فوج نے دریائے ویزے کو پار کرلیا ہے۔ شمال میں کینیڈین دستے ہالینڈ سے دشمن کے بھاگنے کے رستہ کو تنگ تر کرتے جا رہے ہیں۔ روہر میں گھری ہوئی جرمن فوج پر اتحادی دباؤ اور بڑھ گیا ہے۔

ماسکو ۶ر اپریل۔ روسی فوجیں ویانا کو گھیرنے کے لئے اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ آخری خبر یہ ہے۔ کہ وہ شہر کی جنوبی بیرونی بستیوں سے صرف دو میل پر ہیں۔ اور بائیں طرف پھیلتی جارہی ہیں روسیوں نے اس سڑک کو کاٹ دیا ہے۔ جو ویانا سے دریائے ڈینیوب کے ساتھ ساتھ لنس کو جاتی ہے۔ لنس جرمنوں کی رسد کا اہم مرکز ہے۔

واشنگٹن ۶ر اپریل۔ جزیرہ اوکے ناوا میں لڑنے والی امریکن فوج اس جزیرہ کے صدر مقام ناہا کی طرف دو میل اور بڑھ گئی ہے۔

دہلی ۶ر اپریل۔ آج سنٹرل اسمبلی میں سان فرانسسکو کانفرنس کے ہندوستانی ڈیلیگیشن کے بارہ میں بعض سوالات دریافت کئے گئے۔ غیر ملکی معاملات کے سیکرٹری نے کہا۔ کہ گورنمنٹ کی رائے میں ان کا مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ دنیا میں امن قائم رکھنے والی انسٹی ٹیوشن کے قیام میں زیادہ سے زیادہ مدد دیں۔ اور حکومت ڈیلیگیشن کے ممبروں میں کوئی تبدیلی کرنا نہیں چاہتی

دہلی ۶ر اپریل۔ حکومت ہند نے آبپاشی جہازرانی اور نہروں کا ایک مرکزی کمشن مقرر کیا ہے۔ جو یہ بتائیگا۔ کہ دریاؤں سے کیا کیا کام لئے جا سکتے ہیں۔ جہازرانی اور نہروں کے بارہ میں صوبائی حکومتیں اور ریاستیں بھی اس سے مشورہ لیا کریں گی۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۶ر اپریل۔ کونسل آف سٹیٹ میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ مسٹر سرت چندر بوس جنوبی ہند کے شہر کنور میں نظر بند ہیں۔ اور حکومت انہیں واپس بنگال لانے کے سوال پر غور کرنے کو تیار نہیں ہے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ جنرل آئزن ہوور نے مغربی جرمنی کے شہروں میں رہنے والے باشندوں کے نام ایک پیغام میں کہا۔ کہ فیکٹریوں۔ سڑکوں اور ریلوں پر کام کرنا بند کردو۔ اور اپنے کنبوں کو ساتھ لے کر چھپ جاؤ۔ فوراً عمل کرو۔ دیر کرنے کی صورت میں تم موت کو دعوت دوگے۔ جنگ کا خاتمہ اب بہت دور نہیں۔ گھریلو فوج میں شامل ہونے کی کوشش نہ کرو۔ اس میں شامل ہونا بیکار ہے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ برلین کے فوجی ریڈیو پر شہریوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ جن علاقوں میں اتحادی آ گئے ہیں۔ وہاں کے باشندے جنگلوں میں بھاگ جائیں۔ اور تحریک آزادی میں شامل ہو جائیں۔ ہتھیار ڈالنے یا اتحادیوں سے تعاون کرنیوالوں کے خلاف سخت اور فوری کارروائی کی جائیگی۔ نازی عورتوں کو بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ مزاحمت کی خفیہ تحریک میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ہزارہا جرمن پیٹرابون کے مخفی علاقوں کے جنگلات میں گھوم رہے ہیں۔ اور کمین گاہوں سے اتحادی سپاہیوں پر حملے کرتے ہیں۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل گوئرنگ پر جبکہ وہ کار میں جارہا تھا۔ فائر کئے گئے۔ ڈرائیور اور دو اشخاص مارے گئے۔ گوئرنگ اور اس کا ایک ساتھی بچ گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس واقعہ میں ایک بڑے نازی افسر کا ہاتھ ہے۔

پیرس ۶ر اپریل۔ فرانسیسی حکومت کے خلاف ایک وسیع پیمانہ پر سازش کرنے کے الزام میں دس اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جو فاسسٹ پارٹی کے ممبر ہیں۔ تفصیل کا انتظار ہے۔

ماسکو ۶ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے ویانا کو خالی کرنا شروع کردیا ہے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ کل لارڈ ویول نے مسٹر چرچل اور مسٹر امیری سے ملاقات کی۔ جبکہ ہندوستان کو جاپان کے خلاف ایک زبردست فوجی اڈہ بنانے کے سوال کے علاوہ ہندوستان کے سیاسی مستقبل پر بھی غور کیا گیا۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ جرمن ریڈیو نے جرمنوں کے نام ایک اپیل براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا ہے۔ گو حالات نہایت نازک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ تاہم ہمیں دشمن کا مقابلہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ تیسری امریکن فوج نے ایڈلرہورسٹ کے مقام پر قبضہ کرلیا ہے۔ یہاں ہٹلر کا ایک زمین دوز محل ہے۔ جو ایک ہزار کمروں پر مشتمل ہے۔ یہاں عیش وعشرت کے عجیب وغریب سامان بنائے گئے ہیں۔ یہ محل قدرتی اور مصنوعی درختوں اور جھاڑیوں سے چھپایا گیا ہے۔ موجودہ جنگ کی سکیم ہٹلر اور مسولینی نے اس جگہ تیار کی تھی۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل سمٹس وزیر اعظم جنوبی افریقہ یونین جب ایک ہوائی جہاز میں لنڈن کی طرف پرواز کررہے تھے۔ تو پرٹیوریا اور کسومو کے درمیان جب ان کا جہاز گھنے بادلوں میں سے گذر رہا تھا۔ تو اس پر اچانک بجلی گری۔ مگر کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ مارشل ٹیٹو کے مقرر کردہ یگوسلاوی سٹیٹ کمشن نے یوگوسلاویوں پر محوریوں کے مظالم کی رپورٹ شائع کردی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ یوگوسلاوی باشندے لاپتہ ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کو دشمن نے تہ تیغ کردیا ہے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن فوجی افسروں نے ہٹلر کو الٹی میٹم دیا ہے اور لڑائی کو جاری رکھنے سے انکار کردیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر کو سات روز کی مہلت دی گئی ہے۔ کہ ہتھیار ڈال دے اور خودکشی کرلے۔

پیرس ۶ر اپریل۔ فرانس کے وزیر خزانہ نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کیونکہ حکومت کے اختیار خوردونوش کی قیمتیں مقرر کرنے سے اسے اختلاف ہے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ روس کے جاپان سے ناطرفداری کے سمجھوتہ کو ختم کردینے کا یہ مطلب لیا جارہا ہے۔ کہ اس کا جنگ پر خاص اثر پڑے گا۔ روس کے جاپان کو یہ کہنے کا مطلب کہ وہ جنگ میں جرمنی کی مدد کرتا رہا ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ روس اب اس معاملہ کو یونہی نہ چھوڑدیگا۔ لنڈن میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ روس اب جاپان سے یہ منوانے کی کوشش بھی کرے گا۔ کہ وہ بلاشرط ہتھیار ڈال دے۔ اگر جاپان نے یہ مطالبہ نہ مانا۔ تو روس اس کے خلاف جنگ میں غیر جانبدار نہ رہے گا۔ امریکہ کے نائب پریذیڈنٹ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس سے جنگ جلد ختم ہونے میں مدد ملیگی۔

کلکتہ ۶ر اپریل۔ برما میں ۱۵ ویں کور نے اراکان میں ٹانگوپ اور اس کی نواحی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مائیکٹلا کے محاذ پر دشمن کو پانچ دیہات سے نکال دیا گیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے رنگون کے پاس وکٹوریا جھیل کے کنارے دشمن کے گوداموں پر سخت بمباری کی۔ تھازی کے شمال مشرق میں رسد کے ذخائر کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

واشنگٹن ۶ر اپریل۔ فلپائن کے اڈوں سے اڑ کر امریکن بمباروں نے ہانگ کانگ کی گودیوں پر سخت حملہ کیا۔ جس سے نو جاپانی تجارتی جہاز بھی ڈوب گئے۔

لنڈن ۶ر اپریل۔ اتحادی فوجوں نے اب منڈن کے شمال میں کئی جگہ سے دریائے ویزے کو پار کرکے مورچے بھی قائم کرلئے ہیں۔ نویں امریکن فوج کے دستے بھی اس دریا کو پار کر گئے ہیں۔ بریمن کی بندرگاہ سے اتحادی فوجیں اب صرف ۳۵ میل دور ہیں۔

ماسکو ۶ر اپریل۔ مارشل سٹالن کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجیں ویانا کے جنوب مشرقی حصہ میں داخل ہو چکی ہیں۔ اور اس وقت شہر کی گلیوں اور بازاروں میں سخت خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ روسیوں نے شہر کے آدھے حصہ کو گھیرے میں لے لیا ہے۔

دہلی ۶ر اپریل۔ سیر و سمجھوتہ کمیٹی کا اجلاس آج ختم ہوا۔ کمیٹی نے لارڈ ویول اور وزیر ہند کو تار دیا ہے۔ کہ اب چونکہ ہندوستان کو آزاد کرنے کا حتمی فیصلہ ہوچکا ہے۔ اس لئے انڈین سول سروس اور انڈین پولیس سروس میں کسی غیر ہندوستانی کو